

13737-لوندی سے خوٹپی اور مباشرت کرنے کی حکمت

سوال

کتاب رحمت الختم کے مؤلف رحمة اللہ نے باب "نبوت کا گھر انہ" میں بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیوی کے علاوہ چار لوندیاں بھی تھیں۔

میرا سوال یہ ہے کہ :

1-پھر تو لوندی حرام نہ ہوتی ؟

2-کیا کسی بھی مسلمان کے لیے لوندی رکھنا ممکن ہے ؟

پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے جو شریعت نازل کی ہے، وہ بہت ہی بلطف حکمت سے پڑے ہے، لیکن یہ حکمتیں صرف اسی کے لیے ظاہر ہوتی ہیں جو انہیں تلاش کرتا ہے، اور وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تمام حکومتوں پر ایمان بھی رکھتا ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کے نتیجہ میں مرتب ہونے والی مصالح اور بہتری کو بغور دیکھتا ہے، جبکہ انسان سرسری نظر سے نہیں دیکھ سکتا، اور غاصص کر جب کچھ ایسے بد طینت انسان بھی پائیں جاتے ہوں جو اس شریعت کی مخالفت اور اس پر اعتراضات بھی کرتے ہوں، اور اسے وہ حق اور حکمت اور مصلحت نہیں سمجھتے۔

آپ کے سوال : لوندی کے مالک کے لیے لوندی مباح ہونے کا سبب کیا ہے ؟

کا تفصیلی جواب کچھ اس طرح ہے :

اس لیے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے مالک کے لیے مباح اور جائز قرار دیا ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿او روہ او گ جواہنی شر مگا ہوں کی خاگت کرتے ہیں، مگر اہنی بیویوں یا لوندیوں سے، یقیناً یہ ملائم نہیں﴾۔ المؤمنون (6) اور المعارج (30)۔

اور یہ ایک شرط کے ساتھ ہے کہ وہ اس کی صحیح وجہ سے لوندی بھی ہو، اور اس لوندی کی شادی مالک نے کسی اور شخص کے ساتھ نہ کی ہو اور وہ لوندی اپنے خاوند کی عصمت میں باقی ہو، اور اس اباحت یعنی مباح ہونے کا سبب یہ ہے کہ وہ اس کی ملکیت میں داخل ہے، اس وجہ سے کہ اس نے اسے خرید کر مال خرچ کیا ہے، یا پھر اس نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیے ہے۔

شیخ شفیقی رحمة اللہ کستے ہیں :

"غلامی کے ساتھ ملکیت کا سبب کفر، اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے خلاف جنگ ہے، اور مسلمان مجاہدین جنہوں نے اپنی جانیں اور مال اور اپنی ساری قوت اور جو کچھ اللہ نے انہیں دیا ہے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیں کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو اور کفار مغلوب ہوں، توجہ اللہ تعالیٰ نے انہیں قدرت اور طاقت دی تو وہ کفار پر غالب آئے اور انہیں اپنا قیدی بنایا کہ غلام اور اپنی ملکیت میں لے لیا، لیکن جب مسلمان حکمران اور قائد احسان کرتے ہوئے، یا پھر فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دے جس میں مسلمانوں کی کوئی مصلحت ہو تو پھر نہیں" احمد

دیکھیں : اضواء البيان (387/3).

اگر یہ کہا جائے کہ : جب کوئی غلام مسلمان ہو تو اس کی غلامی کی وجہ کیا ہے؟

حالانکہ غلامی کا سبب تو کفر اور اللہ تعالیٰ کے خلاف جنگ ہے اور یہ زائل ہو چکی ہے؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ :

علماء کرام اور اکثر دانشمندوں کے ہاں قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ : سابقہ حق لاحظ حق سے ختم نہیں ہوتا، اور سبقت کی بنا پر حق بنتا ظاہر ہے اس میں کوئی پجز مخفی نہیں.

توجہ مسلمانوں کو غنیمت میں کفار قیدی حاصل ہوئے تو ان کی حق ملکیت سب مخلوق کے خالق کے قانون کے مطابق ثابت ہوئی، اور وہ خالق حکیم و جبیر بھی ہے، اس لیے جب یہ حق ثابت ہو گی، اور پھر وہ غلام بعد میں مسلمان ہو گیا اور اس نے اسلام قبول کر لیا تو اسلامی قبول کرنے کی بنا پر اسے غلامی سے نکلنے کا حق حاصل تھا، لیکن مجاہد کا حق جو اس کے اسلام قبول کرنے سے پہلے کا حق ملکیت ہے وہ سبقت لے گیا ہے، اور یہ کوئی عدل و انصاف نہیں کہ بعد واسطے حق کی بنا پر پہلا حق ختم کر دیا جائے، جیسا کہ عقلاء و دانشمندوں کے ہاں معروف ہے.

جی ہاں مالک کے لیے یہ بہتر اور اچھا ہے کہ جب غلام اسلام قبول کر لے تو وہ اسے آزاد کر دے، اور شارع نے اس کا حکم بھی دیا اور اس کی ترغیب بھی دلائی ہے، اور اس کے لیے کئی ایک دروازے بھی کھولیں میں جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں.

(شنتیطی رحمہ اللہ اس سے کفارہ میں آزاد کیے جانے والے غلام میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی شرط رکھی ہے)۔

اللہ حکیم و خبر سب عیوب سے پاک ہے.

{اور آپ کے رب کا کلام سچائی اور انصاف کے اختبار سے کامل ہے، اس کے کلام کو کوئی پر لئے والا نہیں، اور وہ خوب سنتے والا اور جانتے والا ہے}۔ الانعام (115).

قولہ : "صدقا" یعنی انجار کی سچائی میں.

قولہ : "عدلا" یعنی احکام میں.

اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ یہ عدل و انصاف میں سے ہے کہ غلامی وغیرہ سے ملکیت قرآن مجید کے احکام میں سے ہے.

اور کتنے ہی ایسے ہیں جو صحیح قول کی بھی عیوب جوئی کرتے ہیں، حالانکہ یہ مصیبت ان کی غلط فہم کی وجہ سے ہے.

دیکھیں : اضواء البيان (389/3).

رہا مسلمان شخص کا غلام کا مالک بننا تو اس غلام کی غلامی کے ثبوت کے لیے جواب فروخت کیا جائے، یا خریدا جائے بہت شدید قسم کی چھان میں کرنی چاہیے، کیونکہ اسلام نے غلامی کے ان مصادر کو جواہیت میں پائے جاتے تھے کوایک ہی مصادر میں منحر کر دیا ہے، اور وہ جنگ میں قیدی بننے والے کفار پر لاگو ہوتا ہے، کہ جب مسلمان کفار کے خلاف لڑائی کریں اور اس میں کافر قیدی بنیں تو ان پر غلامی کا لیبل لگ سکتا ہے، یا پھر ان کی نسل میں سے ہو۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (26067) اور (12562) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم۔